احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 20

منگل 16 مئی 2000ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

منگل 16- مئی 2000ء - 11 صفر المظفر 1421 ہجری- 16 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 109

ترقی اور عزت کی دعا

حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بیان کرتے تھے۔

اے اللہ ہمیں بڑھا اور کم نہ کر۔ اور ہمیں عزت دے اور رسوائی سے بچا اور ہمیں عطا کر اور محروم نہ رکھ۔ اور ہمیں دوسروں پر ترجیح دے کسی کو ہم پر ترجیح نہ دینا۔ اور ہمیں خوش رکھ اور خود بھی ہم سے راضی ہو جا۔

(جامع ترمذی کتاب التفسیر۔ سورۃ مومنون)

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی مبارک دعائیں

اے خدا جو تو نے حرام کیا ہے اس کے مقابلہ پر حلال ہمارے لئے کافی کر دے

جلسہ سالانہ پر دعا سے کئی دفعہ موسلا دھار بارش بند ہو گئی اور دھوپ نکل آئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 -مئی 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-12- مئی 2000- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا بیان جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ جس کے ساتھ کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی دعائیں بیان فرمائیں۔ آپؐ دعا کرتے اے خدا ہمیں اور زیادہ بڑھا اور کم نہ کر ہمیں اکرام دے رسوا نہ کر۔ ہمیں خیرات بخش محروم نہ کر۔ ہمارے خلاف کسی کو ترجیح نہ دے۔ ہم سے راضی ہو جا ہمیں راضی کر۔ قرض کے بارے میں فرمایا اگر پہاڑ جتنا قرض ہو تو وہ اس دعا سے اتر جاتا ہے کہ اے خدا جو تو نے حرام کیا ہے اس کے مقابل پر میرے لئے حلال کافی کر دے۔ اپنے سوا سب وجودوں سے مستغنی کر دے۔ ایک دعا یہ کرتے اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی بڑھ کر اچھا بنا دے۔ ایک اور دعا میں عرض کیا اے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ تیرے شکر کی عظمت کروں۔ تیرا ذکر کثرت سے کروں۔ تیرے تاکیدی احکام کا سب سے زیادہ پاس کرنے والا ہوں۔

استخارہ کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو کام کرو شرح صدر سے کرو۔ پہلے بار بار خیر طلب کرو۔ اگر یہ کام برا ہوگا تو اللہ ٹال دے گا۔ حضرت نبی کریمؐ دعائے استخارہ میں عرض کرتے اے اللہ میں تیرے علم کی بناء پر تجھ سے خیر کا طالب ہوں۔ تو صاحب قدرت ہے مجھے کوئی قدرت نہیں۔ تو جانتا ہے میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر یہ کام میرے دین' دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو میرے لئے مقدور فرما۔ اگر میرے دین' دنیا اور انجام کے لئے برا ہے تو اسے دور فرما دے۔ اسے مجھ سے دور اور مجھے اس سے دور کر دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ کہے۔ اس کا ساتھی یرحمکم اللہ کہے اور پہلا شخص کہے اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات کو درست کرے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر نماز کے دوران چھینک آجائے تو یہ ساری باتیں کہنے کی ضرورت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی رات کا چاند دیکھنے' رجب' شعبان اور رمضان میں برکت حاصل ہونے روزہ افطار کرنے' افطار کرنے کے بعد' لیلۃ القدر کی دعا اور مکے میں داخل ہونے کی دعا بیان فرمائی۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں وفات پانے کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے اللہ کی طرف سے ایک نشان کا ذکر فرمایا کہ ایک دفعہ حج کے موقع پر آگ لگ گئی۔ کثرت سے حاجی مارے گئے۔ احمدیوں کو اللہ نے چن چن کر بچا لیا۔ ایک بھی احمدی کی جان ضائع نہ ہوئی۔ مکہ کے بارے میں دعا کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں ایک خاص عظمت بھی ہے اور دل میں ملال کی بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد واپس مکہ میں آباد نہیں ہوئے۔ آنحضورؐ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ جیسے تو نے مکہ کو ہمارے لئے محبت کا موجب بنایا مدینے کو بھی بنا دے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بخار کو جحفہ کی طرف (مدینے سے دور ایک آبادی) کی طرف منتقل کر دے۔ حضور نے فرمایا اگر کسی کتاب میں اسکی تشریح ملتی ہو کہ اس دعا کے بعد کیا ہوا تو علماء بتائیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے شہر میں برکت کی دعا' پھلوں میں برکت کی دعا' احرام باندھ کر تلبیہ' وقوف عرفہ کی دعا' آندھی جھکڑ سے بچنے کی دعا' قربانی کرنے کی دعا' بال کٹوانے کی دعا' بارش کی دعا اور موسلا دھار مسلسل بارش بند ہونے کی دعا کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ماضی میں کئی دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بڑی سخت بارش ہوئی لگتا تھا کہ جلسہ شاید نہ ہو سکے اس پر ہم یہی دعا مانگا کرتے تھے تو اچانک بادل چھٹ جاتے اور دھوپ نکل آتی۔ حضور ایدہ اللہ نے سید الاستغفار بیان فرمایا اور استغفار کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے۔

یوم قدرت ثانیہ

○ امراء اضلاع۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 27- مئی "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس ارسال فرماویں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو

جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

قرآن مجید احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے صلہ رحمی سے متعلق اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 18 فروری 2000ء بمطابق 18 تبلیغ 1379 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ رعد کی آیات 21 تا 23 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے! (یعنی) وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔ اور وہ لوگ جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور اعلانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔

اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بہت سی احادیث ملتی ہیں جو میں اب آپ کے سامنے پیش کروں گا مگر یاد رکھیں کہ صلہ رحمی کے متعلق آنحضور ﷺ کی جو احادیث ہیں وہ مختلف پہلوؤں سے ہیں کچھ فلسفیانہ لحاظ سے یعنی عارفانہ لحاظ سے ' رحمٰن کے معنوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ کچھ کہنے والے کے حالات کو چونکہ آپ جانتے تھے اس کے مطابق جواب دیا گیا ہے۔ بہرحال یہ ساری باتیں اپنے اپنے وقت پر حدیثوں کے پڑھنے کے ساتھ ظاہر ہوتی چلی جائیں گی۔

سب سے پہلی حدیث سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں "رحمٰن" ہوں اور یہ "رحم" (رشتہ داری) ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں رحمان ہوں اور رحمٰن کا لفظ رحم سے نکلا ہے۔ میں نے اپنے نام "رحمٰن" کے مادہ سے نکال کر اس کو (رحم) کا نام دیا ہے۔ یعنی ماں کے رحم کو اور رحمٰن کو ایک ہی مادہ سے متخرج قرار دیا ہے۔ فرمایا: جو اس کو جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا۔

پھر مسند احمد بن حنبل کی یہ روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو لوگ اژدہام کر کے آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو دوڑ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب میں نے آپ کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تو میں نے جان لیا کہ یہ منہ جھوٹے کا منہ نہیں ہے۔

اور سب سے پہلی بات جو میں نے

آپ کو کہتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ سلام کو رواج دو' کھانا کھلایا کرو' اور صلہ رحمی کیا کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یعنی جاگے ہوئے نماز پڑھنا تو ہے ہی مگر مراد ہے اس وقت بھی نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

پھر سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ" سے یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر مہربانی کرو آسمان والا تم پر مہربانی کرے گا۔ رحم' اللہ کے نام رحمٰن سے مشتق ہے جس نے اسے جوڑا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے جوڑے گا اور جس نے قرابت کو توڑا اللہ عزوجل اس کو اپنے سے توڑ دے گا۔**

صحیح مسلم کی ایک طویل روایت میں ایک بدوی کے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی باگ پکڑ کر ایک سوال کرنے کا ذکر ہے جو یہ تھا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور آگ سے دور کر دے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔ اب میری اونٹنی کو چھوڑ دے۔

ابو سلام دمشقی اور عمرو بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے حضرت ابو امامہ الباھلی کو عمرو بن عبسہ السلمی سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ کہا کرتے تھے کہ میں زمانہ جاہلیت میں ہی اپنی قوم کے بتوں سے بیزار تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے آپ کو پوشیدہ حال پایا یعنی اپنی ذات میں کھوئے ہوئے۔ پس میں آپ کی طرف مائل ہوا اور آخر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور میں نے آپؐ کو سلام عرض کیا اور پھر عرض کی کہ آپؐ کا منصب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ "نبی" میں نے عرض کی نبی کیا ہوتا ہے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کا پیغامبر! میں نے سوال کیا کہ آپؐ کو کس نے بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے۔ میں نے سوال کیا کہ اس نے آپ کو کس (پیغام) کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تا صلہ رحمی کی جائے' قتل و غارت سے روکا جائے' راستوں کو پرامن بنایا جائے' بت توڑ دیئے جائیں' خدائے واحد کی پرستش کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

اب اس ترتیب میں یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کو کہتے ہیں Ascending Order چڑھتی ہوئی ترتیب ہے۔ پہلے بنی نوع انسان کے حقوق کا ذکر آیا ہے اس کے بعد اللہ کے حقوق کا ذکر آیا ہے اور عملاً یہی ہوا کرتا ہے کہ نبی بھی پہلے بنی نوع انسان کی ہمدردی اختیار کرتے ہوئے خدا کو پیارا ہوتا ہے اور پھر ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق کو پہچانتا اور ان کو ادا کرتا ہے۔ پس پہلے فرمایا کہ صلہ رحمی کی جائے پھر قتل و غارت سے روکا جائے یعنی رستہ پرامن ہو بنی نوع انسان کے لئے' راستوں کو پرامن بنایا جائے پھر اس کے بعد آتا ہے بت توڑے جائیں' خدائے واحد کی پرستش کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میں نے عرض کی کہ کیا ہی اچھا ہے جس کے ساتھ آپ کو بھجوایا گیا ہے۔ میں

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپ 50 پیسے

آپؐ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان لے آیا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔

ایک روایت سنن ترمذی کتاب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ **اپنے حسب نسب کو پہچانو تاکہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو کیونکہ صلہ رحمی خاندان والوں کے ساتھ محبت کا ذریعہ ہے اور مال میں برکت کا سبب اور عمر میں درازی کا ذریعہ ہے۔** اب یہ بھی سوچنے کی باتیں ہیں کہ صلہ رحمی مال میں برکت اور عمر میں درازی کا ذریعہ کیسے ہو گی۔ اصل میں جب صلہ رحمی کی جائے تو ایک دوسرے کے حالات پر نظر رکھی جاتی ہے اور ان کی غربت کو دور کرنے کے لئے جن کو توفیق ہو وہ ضرور کچھ خرچ کرتے ہیں تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے خاندان کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا کہ عمر بھی لمبی ہوتی ہے تو جو ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں ان کی تو سر کھپائی سے عمر کم ہو جاتی ہے' بیماریاں لگ جاتی ہیں' مصیبت پڑ جاتی ہے تو پر امن زندگی سے بہتر لمبی زندگی نہیں ہو سکتی۔ پس صلہ رحمی کے نتیجے میں معاشرے کو یہ امن نصیب ہوتا ہے۔

ایک روایت حضرت عمرو بن عاص ؓ سے ہے۔ یہ صحیح بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جہرا آواز سے یہ کہتے سنا نہ کہ دبی ہوئی زبان سے۔ کھلے کھلے تمام الفاظ مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے باپ کی آل میرے اولیاء نہیں۔ میرا دوست تو صرف اللہ اور نیک مومن ہیں۔ ہاں ان کے ساتھ میرا ایک رحمی تعلق ہے جسے میں ملاؤں گا۔ یعنی اپنے آبائی خاندان کے متعلق فرمایا کہ ان پر میرا کوئی سہارا نہیں مگر میں اپنا حق ان کے متعلق ضرور ادا کروں گا۔ کیونکہ وہ میرے رحمی رشتہ دار ہیں۔

صحیح مسلم کتاب البر والصلہ سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں۔ میں ان سے درگزر اور بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ کھلاتا ہے۔ اب یہاں گرم راکھ کھلانا ہے لفظی ترجمہ ہے۔ یہ ایک محاورہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ ان کے منہ میں خاک ڈالتا ہے تو اس لحاظ سے با محاورہ ترجمہ تو یہی بنے گا مگر چونکہ عربی لفظ میں گرم راکھ کا ذکر ہے اس لئے میں نے لفظی ترجمہ وہی بیان کر دیا۔ پھر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تکلیفوں اور برائی کو دفع کرنے والا ایک مددگار ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا جب تک کہ تم اس صفت پر قائم رہو گے۔ **یعنی جو لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں اور مقابل پہ رشتے داروں کی زیادتیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو جہاں تک ان کی ایذا رسانی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور ان کی بدیوں اور ان کی شرارتوں سے بچانے والا کوئی فرشتہ مقرر رکھے گا اور خدا تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا۔**

صحیح بخاری کتاب البر والصلہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا احسان کے بدلے میں احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ قطع کیا جائے تو وہ اس کو بھی جوڑے۔ ورنہ رشتے دار ایک دوسرے سے جو عام حسن سلوک کرتے رہتے ہیں اس کے مقابل پر حسن سلوک کرنا ایک طبعی فعل ہے' نہ کریں تب ان سے حسن سلوک کرو اس کو حقیقت میں صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔

سنن ابی داؤد کتاب الادب سے روایت ہے کہ کلیب بن منفعة اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی والدہ سے اور اپنے والد سے اور اپنی ہمشیرہ سے اور اپنے بھائی اور اپنے اس رشتہ دار سے جو ان کے بعد آتا ہے۔ یہ حق واجب ہے اور وہ رحمی رشتے ہیں جو ملائے جانے چاہئیں۔

ایک حدیث مراسیل ابی داؤد سے ہے جس میں مرسلہ احادیث اکٹھی کی گئی ہیں۔ حضرت سعید بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ والد کے ہوتے ہوئے بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی پہ دھونس جمائے۔ یہ مجھے خیال اس لئے آیا کہ کل ہی کی ڈاک میں ایک ذکر تھا باپ نے شکایت کی ہوئی تھی اپنے بچے کی کہ میں زندہ موجود ہوں مگر میرے بیٹے نے اپنے چھوٹے بھائی کو اس طرح قیدی بنا رکھا ہے جیسے میں مر چکا ہوں اور وہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔ اس کے دل میں جو باغیانہ خیالات پیدا ہو رہے ہیں ان کا وہ ذمہ دار ہو گا لیکن جو بھی ایسا کرنے والا ہے اگر وہ سن رہے ہوں تو یاد رکھیں کہ نہایت ناجائز حرکت ہے۔ **باپ زندہ ہو تو وہی باپ ہے۔ باپ مر جائے تو پھر بڑے بھائی کو پیار کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے چھوٹے بھائی کا باپ بننا چاہئے۔**

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث ترمذی کتاب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے۔ یہ تو دیکھنے میں آیا ہے کہ خالائیں ماؤں کی زندگی میں بھی بچوں کے ساتھ ماں والا سلوک کرتی ہیں' ان کی ذمہ داریاں ادا کرتی ہیں اور ماں کے مرنے کے بعد تو خالائیں بہت زیادہ ان بچوں سے پیار کرتی ہیں۔

مسند احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے روایت کی کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میرے لئے توبہ کا کوئی عمل ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کر۔

اب یہ روایت صحیح مسلم کتاب والبر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

سنن الترمذی کتاب البر والصلہ میں حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکشی اور قطع رحمی کے سوا کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا میں ہی اس کا بدلہ دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو ذخیرہ کرے۔ **یعنی سرکشی اور قطع رحمی کا بدلہ دنیا میں بھی ضرور مل جاتا ہے اور جو باریک نظر سے ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کا قول آج کے معاشرے کے حالات پر بھی اسی طرح صادق آ رہا ہے جیسے اس زمانے کے معاشرتی حالات پر صادق آتا تھا۔ پھر فرمایا ان کو دنیا میں بھی بدلہ یعنی ایسی بد خلقی کا عذاب دیا جائے گا اور آخرت میں بھی۔**

حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات میں پڑھ کے سناتا ہوں لیکن اس سے پہلے کچھ پچھلی دفعہ کے اقتباسات رہ گئے تھے اور چونکہ بچوں سے سلوک کا معاملہ ہے اور ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے صلہ رحمی کے اولین مستحق ہوا کرتے ہیں اس لئے دونوں مضامین آپس میں مل جل سے گئے ہیں اس لئے میں پہلے وہ روایات جو پچھلے خطبے سے رہ گئی تھیں آپ کے سامنے چند نمونۃً رکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود (-) بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ

اس نے کسی بچے کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے اور متواتر ایسے احکام نافذ فرمائے گئے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جائے۔ چھوٹے بچوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے "وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلف ہی نہیں ہیں پھر تمہارے مکلف کیسے بن سکتے ہیں۔" اللہ نے تو ان کو مکلف نہیں ٹھہرایا وہ تمہاری دنیا کی تعلیم میں تمہارے مکلف کیسے بن سکتے ہیں۔ اس لئے حسن سلوک کرو اور پیار سے سمجھاؤ۔

ایک بڑی دلچسپ روایت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (-) کی ہے۔ وہ کہتے ہیں "بارہا میں نے دیکھا ہے۔ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیا کی کہانی سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں۔ اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے بے حد اصرار کریں، آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔ محمود کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپ لدھیانہ میں تھے، میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے! بچے نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چپ ہوا۔ پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کر دیا، 'ابا تارے جانا ہے۔' کہ میں نے تارے پر چڑھنا ہے۔ کیا مجھے مزہ آیا اور پیارا معلوم ہوا۔ آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا۔ "یہ اچھا ہوا ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی' اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکال لی۔" اب حضرت مسیح موعود (-) خود کو مخاطب کر رہے تھے۔ اپنے سے گفتگو کرنے سے مراد ہے کہ ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی کہ اس کو ٹھیک کر دیں گے مگر یہ قابو نہیں آیا اس میں سے ایک اور راہ اس نے ضد کی نکال لی ہے۔ آخر بچہ روتا روتا خود ہی تھک گیا' چپ ہوگیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہیں نکلا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ نمبر 35، 36)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (-) ایک اور روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ آپ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے کام کرتے ہیں۔ اسی حالت میں ایک لڑکے نے زور سے دستک بھی دی اور منہ سے بھی کہا 'ابا بوا کھول' کہ ابا دروازہ کھولیں۔ آپ وہیں اٹھے اور دروازہ کھولا۔ کم عقل بچہ اندر گھسا' ادھر ادھر جھانک تاک کر الٹے پاؤں نکل گیا۔ حضرت نے معمولاً پھر دروازہ بند کرلیا۔ دو ہی منٹ گزرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں اور چلا رہے ہیں کہ ابا بوا کھول۔ آپ پھر بڑے اطمینان اور جمعیت سے اٹھتے ہیں اور دروازہ کھول دیا ہے۔ بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھستا' ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ سے بڑبڑاتا ہوا پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے بشاش بشاش بڑے استقلال کے ساتھ دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ ہی منٹ گزرے ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شوراشوری کہ ابا بوا کھول۔ اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تو کیوں آتا ہے اور کیا چاہتا ہے؟ اور آخر تیرا مطلب کیا ہے جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے؟ میں نے ایک دفعہ گنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا۔ اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب)

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی یہ آخری روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ بچوں کی خبرگیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مدنظر ہے۔ آپ کی پہلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی۔ آپ اس کے علاج میں یوں دوا دہی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے۔ اور ایک دنیادار دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مرگئی' آپ یوں الگ ہوگئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب)

ان اقتباسات کے بعد اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے بعض دوسرے اقتباسات صلہ رحمی کے تعلق میں پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

ریویو آف ریلیجنز جلد اول نمبر5۔ "(-) یعنی آدم کے وجود میں سے ہی ہم نے اس کا جوڑا پیدا کیا جو حوا ہے تا آدمؑ کا یہ تعلق حوا اور اس کی اولاد سے طبعی ہو نہ بناوٹی۔ اور یہ اس لئے کیا کہ تا آدم زادوں کے تعلق اور ہمدردی کو بقا ہو کیونکہ طبعی تعلق غیر منفک ہوتے ہیں مگر غیر طبعی تعلق کے لئے بقا نہیں ہے کیونکہ ان میں وہ باہمی کشش نہیں ہے جو طبعی میں ہوتی ہے۔ غرض خدا نے اس طرح پر دونوں قسم کے تعلق جو آدمؑ کے لئے خدا سے اور بنی نوع سے ہونے چاہئے تھے طبعی طور پر پیدا کئے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز۔ جلد اول نمبر پانچ ص 179) یعنی یہ جو سلسلہ ہے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا' آدم کے وقت سے چلا آرہا ہے اور یہ اسی لئے ہے تا کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کے مضبوط رشتوں میں جوڑے جائیں۔

پھر ملفوظات جلد پنجم میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:۔ "خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کو ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔" "اب برادری کے لفظ میں رشتے دار در رشتے دار سارے آجاتے ہیں تو آپ نے صلہ رحمی کے مضمون کو دور تک پھیلا دیا ہے حالانکہ برادری میں ہر شخص براہ راست رحمی رشتہ نہیں رکھتا مگر واسطہ بالواسطہ' بالواسطہ یہ رشتے پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ فرمایا "بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کو ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے۔ پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے۔ یہ سب بغض ناجائز ہیں۔"

تو برادری میں اگر دور والوں سے یہ بدظنیاں شروع ہوں اور ان سے تعلق ٹوٹنا شروع ہو تو پھر یہ بیماری اندر آتی چلی جاتی ہے اور باہر سے اندر کی طرف حرکت کرتی ہے۔ ساری بیماریوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کو روکا نہ جائے تو پھر وہ باہر سے اندر کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ جسمانی بیماریوں میں بھی یہی عادت ہے۔ تو آپ نے برادری کی وسیع تعریف کرتے ہوئے نصیحت فرمائی ہے کہ اگر تم برادری کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو گے تو اپنے عزیزوں اور صلہ رحمی کے حقوق زیادہ آسانی سے ادا کر سکو گے۔

پھر کشتی نوح میں روحانی خزائن نمبر 19 ص 19 پر یہ حضرت مسیح موعود (-) کی عبارت درج ہے "جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کے تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" "اب اہلیہ تو یقیناً یا اکثر صورتوں میں رحمی رشتوں میں منسلک نہیں ہوا کرتی' کسی رحمی رشتے سے تعلق نہیں رکھتی' باہر کی بیویاں لے آتے ہیں لوگ' مگر اس کے

اقارب رحمی رشتے سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے ماں باپ ہیں ویسے ہی اپنی بیوی کے ماں باپ سے حسن سلوک کرو تب تم حقیقت میں صلہ رحمی ادا کرنے والے ہو گے۔

یہ جو الفاظ ہیں "وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود(۔) جو پاک جماعت دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے اس کا یہ اعلیٰ تصور ہے اس لئے آپ کے اپنے اختیار میں ہے چاہیں تو نام کے طور پر اس جماعت میں شامل ہوں چاہیں تو دل کی گہرائی سے اس جماعت میں شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود(۔) کی یہ تصدیق آپ کو مل جائے کہ یہ میری جماعت میں سے ہے۔

چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد23 میں یہ عبارت ہے "جب ترکہ کی تقسیم کے وقت ایسے قرابتی لوگ حاضر آویں جن کو حصہ نہیں پہنچتا۔" مگر قرابتی ہیں یعنی شرعاً ان کو حصہ نہیں ملتا جو قرآن کریم میں تفصیل حصے کی دی گئی ہے مگر قرابتی لوگوں کی خدمت کا بھی حق ہے۔ اس لئے "جب ترکہ کی تقسیم کے وقت ایسے قرابتی لوگ حاضر آویں جن کو حصہ نہیں پہنچتا' ایسا ہی اگر یتیم اور مسکین بھی تقسیم کے موقع پر آجاویں تو کچھ کچھ اس مال میں سے ان کو دے دو اور ان سے معقول طور پر پیش آؤ' یعنی نرمی اور خلق کے ساتھ پیش آؤ' اور سخت جواب نہ دو۔ اور وارثان حقدار کو ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ مرتے تو ان کے حال پر ان کو کیسا کچھ ترس نہ آتا اور کیسی وہ ان کی کمزوری کی حالت کو دیکھ کر خوف سے بھر جاتے۔ پس چاہئے کہ وہ کمزور بچوں کے ساتھ سختی کرنے میں اللہ سے ڈریں اور ان کے ساتھ سیدھی طرح بات کریں یعنی کسی قسم کے ظلم اور حق تلفی کا ارادہ نہ کریں۔"

(چشمہ معرفت' روحانی خزائن جلد23 ص212)

پھر ملفوظات جلد5 ص497 پر عبارت ہے **"بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دکھ دیتی ہیں' گالیاں دیتی ہیں' ستاتی ہیں' بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی ہے۔"** یہ دیکھنے کی بات ہے جو بیویاں ایسا کرتی ہیں وہ دراصل خاوند کو اس کی صلہ رحمی سے باز رکھ رہی ہیں کیونکہ نہ تو اس کی ماں کو اپنی ماں سمجھا اور نہ اپنے بیٹے کی ماں رہنے دیا کیونکہ بیٹے کا تعلق اس سے توڑتی ہیں شکایتیں کر کر کے اور ناراضگی کر کر کے۔ عام طور پر جو طریق ہے "والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی۔ سب سے زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔"

اس ضمن میں میں یہ بھی تنبیہ کر دوں۔ **کہ بعض ماؤں کو اپنے بچوں سے اتنا زیادہ پیار ہوتا ہے کہ وہ جب بیوی کی طرف مائل ہوں تو جل بھی جاتی ہیں اور بعض دفعہ اس وجہ سے وہ اپنی بہو کو دکھ دیتی ہیں کہ گویا ایک قسم کی رقابت پیدا ہو گئی ہے بیٹے کے ساتھ۔ تو بیٹے سے اتنا بھی جاہلانہ تعلق نہیں ہونا چاہئے کہ جو خدا نے اس کے حقوق قائم کئے ہیں ان کی راہ میں انسان حائل ہو جائے۔**

پھر فرماتے ہیں:

"زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے۔"

(ملفوظات جلد5 طبع جدید ص497'498)

چوہدری عبداللہ خان صاحب نمبردار بہلول پور نے سوال کیا کہ حکام اور برادری سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ فرمایا: "ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی سچی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں جان اور مال ان کے ذریعہ امن میں ہیں اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہئے۔ کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں۔ البتہ جو متقی نہیں اور بدعات اور شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے تاہم ان سے نیک سلوک کرنا ضرور چاہئے۔ ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو۔ جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا۔ اس لئے سب کے لئے نیک اندیش ہونا چاہئے۔ ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔"

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن ص242'243)

یہ وہی آنحضور ﷺ والا مسلک ہے جو پہلے حدیث میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رشتے داروں وغیرہ پر میری کوئی بناء نہیں ہے۔ میرا توکل اللہ پہ ہے۔ مذہبی امور میں میں کلیتہً آزاد ہوں **لیکن ان کا مجھ پر صلہ رحمی کا حق ہے اس لئے وہ جو چاہیں شرارتیں کرتے رہیں میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا حسن سلوک کرتا رہوں گا۔**

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب(۔) بیان کرتے ہیں کہ "اب میں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود(۔) کا اپنے رشتہ داروں بلکہ مخالف رشتہ داروں تک کے ساتھ کیسا رحیمانہ اور مشفقانہ سلوک تھا..... واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود(۔) حضرت اماں جان(۔) کے ساتھ اپنے نئے بنے ہوئے حجرے میں اکٹھے کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ اس وقت میں بھی اپنے بچپن کی عمر میں کسی لڑکے کے ساتھ کھیلتا ہوا اس حجرے میں پہنچ گیا اور چونکہ اس کمرے کے باہر کی کھڑکی کھلی تھی اور اس کھڑکی میں سے ہمارے چچا یعنی حضرت مسیح موعود کے چچازاد بھائی مرزا نظام الدین صاحب کا مکان نظر آرہا تھا میں نے کسی بات کے تعلق میں اپنے ساتھ والے لڑکے سے کہا کہ "دیکھو وہ نظام الدین کا مکان ہے۔" حضرت مسیح موعود(۔) نے میرے یہ الفاظ کسی طرح سن لئے اور جھٹ پلٹ کر مجھے نصیحت کے رنگ میں ٹوک کر فرمایا کہ "میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

اس تعلق میں ایک اور واقعہ بھی یاد آگیا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو یہ اطلاع ملی کہ یہی مرزا نظام الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے اشد ترین مخالف تھے' بیمار ہیں۔ اس پر حضور ان کی عیادت کے لئے بلا توقف ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت ان پر بیماری کا اتنا شدید حملہ تھا کہ ان کا دماغ بھی اس سے متاثر ہو گیا تھا۔ آپ نے ان کے مکان پر جا کر ان کے لئے مناسب علاج تجویز فرمایا جس سے وہ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گئے۔ ہماری اماں جان(۔) بیان فرماتی تھیں کہ باوجود اس کے کہ مرزا نظام الدین حضرت مسیح موعود(۔) کے سخت مخالف بلکہ معاند تھے آپ ان کی تکلیف کی اطلاع پا کر فوراً ہی ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کا علاج کیا اور ان سے ہمدردی فرمائی۔"

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

پھر حضرت مسیح موعود(۔) کی ایک تحریر آخری اقتباس کے طور پر کشتی نوح سے پڑھ کر سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں: "تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو' نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو' نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو' نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو...... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ **تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ**

صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ **تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔** تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 12، 13)

حضرت مسیح موعود (۔) کی اس نصیحت کے بعد میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اس میں صلہ رحمی سمیت تمام تعلقات کے مضمون آگئے ہیں اور اگر آپ واقعۃً حضرت مسیح موعود (۔) کی جماعت میں داخل رہنا چاہتے ہیں اور خدا کے نزدیک آپ کی جماعت میں شمار ہونا چاہتے ہیں تو اس تعلیم پر حرفاً حرفاً عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا: اب نمازیں جمع نہیں ہوا کریں گی یعنی جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز نہیں ہوا کرے گی۔ یہ اعلان ہو چکا ہے سب جگہ۔ تو بعض لوگوں کو شاید پہلی دو سنتیں پڑھنے کی ابھی توفیق نہ ملی ہو۔ تو پہلے میرا خیال تھا کہ خطبہ کے دوران وہ نہیں پڑھی جاسکتیں، خطبہ کے بعد اور تکبیر کے درمیان یہ پڑھی جاسکتی ہیں لیکن جب چھان بین کی ہے تو آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے کہ جنہوں نے دو رکعتیں وہ پہلی نہ پڑھی ہوں وہ خطبے کے دوران ہی مختصر کر کے ان رکعتوں کو ادا کیا کریں تو یہ غلط فہمی ایک دور ہو جانی چاہئے۔ امید ہے آپ سب نے اپنی سنتیں ادا کر لی ہوں گی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 31 مارچ 2000ء)

ڈاکٹر شمیم احمد انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ۔ لندن

تحریک وقف نو کے متعلق چند ضروری گزارشات

جو احباب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک وقف نو میں اپنے بچوں کو شامل کرنا چاہتے ہوں ان کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایات شائع کی جارہی ہیں۔

(1)..... تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تاریخ پیدائش، تحریک وقف نو کے آغاز کے بعد یعنی تین اپریل 1987ء کے بعد کی ہو۔

(2)..... تین اپریل 1987ء سے قبل کے پیدا شدہ بچوں کی درخواستیں وقف نو کے لئے نہ بھجوائی جائیں بلکہ ان کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ کر کے وقف اولاد کے تحت کارروائی کی جائے۔

(3)..... بچیوں کے وقف کے متعلق حضور انور کی خصوصی ہدایات کے تحت صرف وہ بچیاں وقف نو میں شامل کی جارہی ہیں جن کی ولادت سے پہلے والدین نے انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے والدین پیدائش سے قبل درخواست نہ بھجوا سکے ہوں لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ وہ ہونے والے بچہ / بچی کو وقف نو میں پیش کریں گے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں خط لکھتے وقت اپنی اس نیت کا وضاحت سے ذکر کر دیا کریں۔

(4)..... بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقف نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضور انور کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(5)..... بعض احباب اپنے رشتہ داروں، عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں اگر خود نہ لکھ سکتے ہوں تو درخواست ان کی طرف سے ہونی چاہئے۔

(6)..... درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بھجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وقت شعبہ وقف نو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہیں۔ اس ضمن میں یہ بھی گزارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

وقف نو کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوائے جائیں۔

(ا)..... بچہ / بچی کے والد کا نام

(ب)..... بچہ / بچی کے دادا کا نام

(پ)..... بچہ / بچی کی والدہ کا نام

(ت)..... بچہ / بچی کا نام (اگر ولادت ہو چکی ہو)

(ث)..... بچہ / بچی کی تاریخ پیدائش (اگر ولادت ہو چکی ہو)

(ج)..... گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جا سکے۔ ربوہ کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے دفاتر یا بیوت الحمد کا پتہ لکھنے کی بجائے اپنے گھر کا پتہ درج فرمایا کریں تاکہ انہیں براہ راست گھر کے پتہ پر جواب ارسال کیا جا سکے۔ بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ لکھ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

(7)..... بعض احباب فوری طور پر خط کا جواب یا حوالہ نمبر چاہتے ہیں اس ضمن میں عرض ہے کہ بڑھتے ہوئے کام اور کارکنان کی شدید کمی کی وجہ سے فوری جواب دینا ممکن نہیں۔ نوٹ فرمالیا جائے کہ خطوط کا جواب باری آنے پر ضرور دیا جاتا ہے۔

(8)..... وقف نو کے ضمن میں اگر فوری رابطہ کی ضرورت ہو تو خاکسار کے ساتھ مندرجہ ذیل ٹیلی فون اور فیکس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے 0843-992-0181 اس فیکس نمبر پر وقف کی درخواست بھی بھجوائی جاسکتی ہے۔

(9)..... بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بھجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور صرف اپنا فیکس نمبر درج کرتے ہیں اور پتہ درج نہیں فرماتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ فارم فیکس کے ذریعہ نہیں بھجوائے جاسکتے اور پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی نہیں ہو سکتی۔

(10)..... شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن سے جو حوالہ نمبر ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ بعض احباب بار بار حوالہ نمبر کی درخواست کرتے ہیں جس سے شعبہ ہذا کا کام بڑھ جاتا ہے اور ڈاک کا خرچ الگ ہوتا ہے۔ بعض احباب حوالہ نمبر کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ ان کے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بھجوا دیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔ بغیر معین کوائف کے ہزارہا بچوں میں سے اور ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بھجوانا ممکن نہیں اس لئے ان کو لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تاکہ حوالہ نمبر تلاش کیا جا سکے جس سے کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔ حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں لکھنے کی بجائے انچارج شعبہ وقف نو سے رابطہ کیا جائے۔

(11)..... بعض احباب وقف نو کی درخواست کے ساتھ ساتھ بہت سی دیگر باتیں درج کر دیتے ہیں مثلاً نسخہ جات کی درخواست، دینی مساعی یا بہت سے دیگر امور جن کی وجہ سے ان کا خط مختلف شعبہ جات سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے اس لئے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر آپ وقف نو کے خط کا جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف نو کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا جائے۔

(12)..... جو احباب اپنے خطوط بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بھجواتے ہیں انہیں نوٹ کر لینا چاہئے کہ ان کے خطوط لندن دستی ڈاک سے آتے ہیں بعض اوقات ایسے خطوط کافی تاخیر سے شعبہ وقف نو کو موصول ہوتے ہیں ان کے جواب میں اسی نسبت سے تاخیر ہوتی ہے۔

(13)..... پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو لندن یا وکالت وقف نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔

(14)..... بعض سیکرٹریان وقف نو ایک اجتماعی لسٹ میں واقفین کا نام برائے منظوری بھجوا دیتے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ والدین انفرادی طور پر وقف کی درخواستیں بھجوائیں۔

(15)..... وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(16)..... وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر نصاب وقف نو، اردو کے قاعدہ جات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ خطبات شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی یا مرکزی جماعت سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا جائے اور جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ ان کتب کے لئے شعبہ وقف نو لندن کو نہ لکھا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 فروری 99ء)

★........★........★........★

عطیہ خون دے کر دکھی
انسانیت کی خدمت کیجیئے

اطلاعات و اعلانات

مکرم بشارت احمد صاحب انسپکٹر مال کی وفات

○ مکرم بشارت احمد صاحب انسپکٹر وکالت مال تحریک جدید مورخہ 9۔ مئی 2000ء بروز منگل بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر حرکت قلب بند ہو جانے سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اچانک وفات پا گئے۔ ان کی عمر قریباً 42 سال تھی۔

آپ مکرم مولوی اقبال احمد صاحب غضنفر مربی سلسلہ مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ مرحوم نے 1986ء میں ایم۔ اے عربی کرنے کے بعد ستمبر 89ء تک بیت المال آمد میں کام کیا پھر نصرت جہاں سکیم کے تحت نومبر 89ء تا جولائی 97ء مسلسل آٹھ سال گیمبیا میں بطور ٹیچر خدمات سرانجام دیں واپسی پر فروری 98ء سے تاوفات وکالت مال اول تحریک جدید میں بطور انسپکٹر کام کر رہے تھے۔

مرحوم نہایت شریف النفس، ملنسار اور محنتی نوجوان تھے انہوں نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چار چھوٹی بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 10۔ مئی صبح ساڑھے آٹھ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینجر نصرت آرٹ پریس لکھتے ہیں ہمارے عزیز ناصر احمد صاحب لندن کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ کی اہلیہ اور بیٹی (جو BA کی طالبہ ہے) تیل کا چولہا پھٹنے سے شدید زخمی ہو گئی ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ بچی کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد پور سیال ضلع جھنگ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مکمل شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری عبدالمجید گجر آف چھنیاں ربوہ ضلع جھنگ کی پوتی عزیزہ عطیۃ الوحید (عمر ساڑھے چار سال) بنت عبدالوحید ڈوگر صاحب سخت بیمار ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم کبیر احمد چغتائی صاحب قائد علاقہ راولپنڈی کو مورخہ 30-3-2000 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے حذیفہ کبیر چغتائی رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم لئیق احمد چغتائی صاحب پشاور روڈ راولپنڈی کا پوتا اور مکرم رفیق احمد قریشی صاحب کا نواسہ ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

○ مکرم عبدالودود خان صاحب حال مقیم جرمنی ابن مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18-4-2000 پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "جہاں زیب خان" رکھا گیا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ عزیز جہاں زیب خان محترم رانا بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم باب الابواب ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے عزیز کے خادم دین باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ منظورہ ناہید صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالحلیم صاحب)

محترمہ منظورہ ناہید صاحبہ بیوہ مکرم عبدالحلیم صاحب ساکنہ مکان نمبر 37/6 محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 34/21 دارالیمن ربوہ برقبہ 10 مرلے میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ اس حصہ پر مکان تعمیر شدہ ہے۔ یہ حصہ پلاٹ مع مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ منظورہ ناہید صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ زاہدہ ناہید صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ (دختر)
4۔ محترمہ مبشرہ ناہید صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ نعیمہ نصیرہ صاحبہ (دختر)
6۔ مکرم صالح عبدالباقی صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایران میں 7 دھماکے

ایران کے مغربی شہر کرمان شاہ میں 7 زوردار دھماکے ہوئے ہیں۔ جن میں درجنوں سرکاری اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ ایرانی خبررساں ایجنسی ارنا کے مطابق دھماکے رات سوا گیارہ بجے کے قریب ہوئے یہ علاقہ عراقی بارڈر سے 88 میل کے فاصلے پر ہے۔ پولیس نے علاقے کو محاصرے میں لے لیا ہے اور کسی کو باہر جانے کی اجازت نہیں۔ ایران کے حزب اختلاف کے جلاوطن گروپ پیپلز مجاہدین نے قصبہ کرمان شاہ پر راکٹوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ بی بی سی کے مطابق مجاہدین نے کہا ہے کہ کرمان شاہ میں حفاظتی دستوں کا ہیڈ کوارٹر جس کو نشانہ بنایا گیا۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ اس حملے میں سرکاری دستوں کے درجنوں اہلکار ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔ اور ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے۔ یہ حملہ بغداد میں راکٹوں کے ان حملوں کے چند گھنٹوں کے بعد ہوا جن کے لئے عراق نے ایرانی ایجنٹوں پر الزام عائد کیا تھا۔

ہالینڈ میں ہولناک دھماکے 20- ہلاک

ہالینڈ کے ایک رہائشی علاقے میں آتش بازی کی فیکٹری میں دھماکوں سے 20- افراد ہلاک جبکہ 300 زخمی ہو گئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق مرنے والوں کی تعداد 60 تک پہنچنے کا خدشہ ہے۔ مختلف ہسپتالوں میں درجنوں زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ دارالحکومت سے 85 میل دور واقع این شیڈے کے علاقے کے مکان میں لگنے والی آگ نے دوپہر تک آتش بازی کی فیکٹری کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس سے ایک سو ٹن بارود کے گوداموں میں دھماکے شروع ہو گئے۔ مرنے والوں میں دس افراد آگ بجھانے والے عملے کے اہلکار تھے۔ دھماکے اس قدر شدید تھے کہ پانچ سو مربع میٹر کے علاقے میں واقع عمارتیں لرز اٹھیں اور ان کے شیشے ٹوٹ گئے۔

جاپانی سابق وزیراعظم انتقال کر گئے

جاپان کے سابق وزیراعظم کیزو ابوچی ہسپتال میں طویل بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ سی این این کے مطابق وہ گذشتہ 6 ہفتوں سے ہسپتال میں بے ہوشی کی حالت میں داخل کروائے گئے تھے۔ ان کی عمر 62 سال تھی واضح رہے کہ جاپان کے موجودہ وزیراعظم یوشیرو موری کو ان کی علالت کے باعث وزیراعظم بنایا گیا۔ انہوں نے اپنے دور میں جاپان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ وہ بہت عمدہ انسان تھا۔

بھارتی پنجاب میں حادثہ 40- ہلاک

بھارتی پنجاب میں روکڑی کے قریب سڑک کے ایک حادثے میں کم از کم 40 مسافر ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب بس پل کو توڑ کر نہر میں جا گری۔ بس چندی گڑھی سے امرتسر جا رہی تھی۔ اب تک 6 لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ جبکہ مزید لاشوں کی تلاش جاری ہے۔ بس کا یہ حادثہ ٹائر پنکچر ہونے کی وجہ سے پیش آیا۔

سعودی عرب میں 7 ڈاکوؤں کے سر قلم کر دیئے گئے

سعودی عرب میں نائیجیریا کے سات مجرموں کو جو کہ ایک بنک لوٹنے کے قصوروار قرار دیئے گئے تھے سرعام سزائے موت دے دی گئی۔ اور ان کے سر تن سے جدا کر دیئے گئے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق سعودی عرب میں دو عشروں کے دوران یہ وسیع پیمانے پر سزائے موت دیئے جانے کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔

جاپان میں عام انتخابات کا اعلان

جاپان کے وزیراعظم جوشیروف مورک نے 25 جون کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے اسچوڑیوں کا بااعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

خان نیم پلیٹس
معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سٹکرز، شیلڈز
اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون: 5150862
فیکس: 5123862 ای میل knp_pk @ yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائنگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر ٹیکنالوجی کمرشل ریلوے روڈ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 15- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 سنٹی گریڈ
منگل 16- مئی غروب آفتاب- 7-01
بدھ 17- مئی طلوع فجر- 3-35
بدھ 17- مئی طلوع آفتاب 5-09

کوئی پاکستانی مجرم ہمارے پاس نہیں ہے

افغانستان کے وزیر داخلہ ملا عبدالرزاق نے کہا ہے کہ افغانستان میں کسی پاکستانی مجرم نے پناہ نہیں لے رکھی- اس قسم کے الزامات ہمارے خلاف پراپیگنڈے کا حصہ ہیں- پانچ روزہ دورے پر اسلام آباد میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے افغانی وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ اپنے دورہ کے دوران پاکستانی حکام سے پاکستان میں موجود افغان مہاجرین کی واپسی اور ٹرانزٹ ٹریڈ کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے- انہوں نے کہا کہ مہاجرین کی واپسی کے پروگرام میں کوئی مشکلات نہیں- انہوں نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوستانہ اور برادرانہ تعلقات قائم ہیں اور آنے والے وقتوں میں یہ تعلقات مزید مستحکم ہوں گے-

15- انتخابی اصلاحات کا نیا فارمولا

الیکشن کمیشن نے اگلے عام انتخابات کے لئے 15 نکاتی اصلاحات کا نیا فارمولا حکومت کو پیش کر دیا ہے- انتخابی اصلاحات کے لئے نئے فارمولے میں سیاسی جماعتوں کے کردار، چیف الیکشن کمشنر کے اختیارات میں توسیع انتخابی مسائل کو تیزی سے نمٹانے کے اقدامات، امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق کو قانونی شکل دینے اور الیکشن میں سادہ اکثریت کی بجائے واضح اکثریت کے حامل امیدواروں کو کامیاب قرار دینے کے لئے نیا نظام لانے سے متعلق متعدد تجاویز اور سفارشات کو شامل کیا گیا ہے- انتخابی اصلاحات کا یہ فارمولا 10- مئی کو چیف ایگزیکٹو کے الیکشن کمیشن کے دورے میں حکام کو پیش کیا گیا- اس میں بتایا گیا کہ ایسی سیاسی جماعتیں جو آڈیٹر جنرل کی تسلی کے مطابق اکاؤنٹس پیش نہیں کر سکیں گی ان کے مرکزی عہدیدار عام یا ضمنی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکیں گے- انتخابی مہم کے لئے کم سے کم مدت دی جائے گی- امیدواروں کو مذہبی، لسانی اور گروہی تعصبات پر مبنی تقریریں کرنے کی اجازت نہیں ہوگی- نیشنل ری کنسٹرکشن بیورو نے فارمولے پر غور شروع کر دیا ہے- ایک ماہ میں حتمی فیصلہ ہوگا-

احتساب عدالت کے جج کا سٹیٹس

ملک بھر میں احتساب کا عمل تیز اور وسیع کرنے کے لئے مزید 23 احتساب عدالتیں جلد ہی قائم کی جائیں گی- تین اسلام آباد اور راولپنڈی جبکہ دو دو لاہور، ملتان اور پشاور میں ہوں گی- وزارت قانون و انصاف کے ترجمان نے بتایا کہ مزید عدالتوں کے قیام سے احتساب کا عمل نچلی سطح تک پھیلانے میں مدد ملے گی- انہوں نے کہا کہ احتساب عدالتوں کے جج کو مناسب تنخواہیں اور الاؤنسز کے ساتھ عدالتی عملہ بھی فراہم کیا جائے گا- احتساب عدالت کے جج کا ہائی کورٹ کے جج کے برابر سٹیٹس ہوگا- تاہم یہ ضروری ہوگا کہ احتساب عدالت کے لئے نامزد جج ڈسٹرکٹ سیشن جج کی سطح کا ہوگا-

آرمی مانیٹرنگ ٹیموں کے اختیارات

قومی احتساب بیورو کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل سید محمد امجد نے کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنروں، پولیس کے ایس پی، ایکسی این اور اسی طرح کے دوسرے افسروں اور اس سے نچلی سطح کے سرکاری ملازمین کے خلاف بدعنوانیوں کے معاملات کی مکمل تحقیقات کرنے اور ان کے خلاف مقدمات تیار کرنے کے اختیارات بری فوج کی مانیٹرنگ ٹیموں کو دے دیئے گئے ہیں- بری افواج کی تمام کورز نے اپنی مانیٹرنگ ٹیموں کو مقدمات کی تیاری کے حوالے سے ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں-

پاکستانیوں کی واپسی کا مطالبہ

سیکرٹری داخلہ رضا پاشا نے کہا ہے کہ پاکستان افغان حکومت سے ان پاکستانیوں کی واپسی کا مطالبہ کرے گا جنہوں نے تشدد کی کارروائیوں کے بعد مبینہ طور پر افغانستان میں پناہ لے رکھی ہے- افغان وزیر داخلہ کے استقبال کے موقع پر اسلام آباد ائرپورٹ پر بات چیت میں انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اطلاعات ہیں کہ کچھ لوگ پاکستان میں جرائم اور بالخصوص فرقہ وارانہ دہشت گردی کے بعد سرحد پار افغانستان چلے جاتے ہیں- ہم افغان حکومت سے درخواست کریں گے کہ اگر کسی پاکستانی نے افغانستان میں پناہ لی ہوئی ہے تو ان کو ہمارے حوالے کرے- پاکستان میں غیر قانونی اسلحہ کے خلاف مہم کے بارے میں حسن رضا پاشا نے کہا کہ وفاقی حکومت ایک پیکج پر کام کر رہی ہے اور جو لوگ غیر قانونی اسلحہ مقررہ تاریخ تک جمع نہیں کرائیں گے تو ان کے خلاف کارروائی بھی ہو سکتی ہے-

پاکستان کی کوششیں قابل تعریف ہیں

لیبیا نے بھارت کے ساتھ بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لئے پاکستان کی کوششوں کو سراہا ہے- اور توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کریں گے-

ملک انتشار کا شکار ہے

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ملک اس وقت سخت انتشار کا شکار ہے اور فوج بھی اصلاحی جدوجہد کے قابل نہیں اور یہ خود کو احتساب کے لئے پیش کرنے کے قابل نہیں رہی- ہمارے تمام مسائل کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خودغرضی نے ہمارے دلوں میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور ہر آنے والا حکمران قانون اور آئین کو اپنی ضرورت کے مطابق تبدیل کر لیتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قانون کی بجائے حکمرانوں کا قانون باون برسوں سے جاری ہے-

یہی امید تھی

بیگم کلثوم نواز نے سپریم کورٹ کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہی امید تھی- پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جج بھی انسان ہیں- کہا تھا کہ وہ دباؤ میں آسکتے ہیں- ان حکمرانوں کے سائے میں یہی فیصلہ آنا تھا- حکمرانوں نے ملک کا ہر ادارہ تباہ کر دیا-

تیسرا فوجی اقدام جائز

جنرل مشرف کا فوجی اقدام تیسرا فوجی اقدام ہے جسے پاکستان کی سپریم کورٹ نے جائز قرار دیا ہے- اس سے قبل 1958ء کے جنرل ایوب خان کے اقدام کو، اور 1977ء کے جنرل ضیاء الحق کے فوجی اقدام کو جائز قرار دیا جا چکا ہے-

صوبوں کے مساوی حقوق

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ خشک سالی کے متاثرین تنہا نہیں- مضبوط پاکستان کے لئے صوبوں کو مساوی حقوق دینے ہونگے- انہوں نے تھر میں متاثرین سے ملاقات کی اور ان میں نقد روپے تقسیم کئے- انہوں نے سندھ کے متاثرہ علاقوں کا بھی دورہ کیا-

متاثرین کیلئے امداد

رحیم یار خان سے سندھ اور بلوچستان کے خشک سالی کے متاثرین کو گندم اور آٹے کے 15 ٹرک بھجوا دیئے گئے-

طاہر القادری کا انکار

مولانا طاہر القادری نے کہا ہے کہ وہ 19- مئی کی ہڑتال میں حصہ نہیں لیں گے-

خیرمقدم

سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے فوجی ترجمان نے کہا کہ ہم آئینی ترامیم کا حق ملنے کا خیرمقدم کرتے ہیں- اٹارنی جنرل نے کہا کہ یہ فیصلہ تاریخی ہے-

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ڈیلر:- ہرکولیس- پٹہ کمانی، ربڑ پارٹس
تمام جاپانی ڈیزل و پٹرول گاڑیوں کے پرزہ جات
انٹرنیشنل آٹوز 86-59 سپر آٹو مارکیٹ بہاولپور روڈ
چوک چوبرجی لاہور - فون 042-7354398

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
اقصیٰ روڈ ربوہ
نسیم جیولرز
فون دکان 212837
رہائش 212175

Simple problems grow complex & incurable.
Homoeopathic treatment may end some of your chronic sufferings.
Dr. Mansoor Ahmad
M.B.B.S. - Homoeopath
Clinic 583 - D Faisal Town, LAHORE. Ph: 5161204

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ-
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

ایک بار پھر خصوصی رعایت — ہماری سیل بند پوٹیلیاں نہایت ہی کم قیمت پر
117 سیل بند ہومیوپیتھک ادویات کا بکس صرف 1550 اور خالی بریف کیس صرف 450
اسکے علاوہ (Kacassia) کاکیشیا Q 20ml Rs.100 اور TuniberQ 20ml Rs.75
محمود ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور اقصیٰ چوک ربوہ

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں داخلے جاری ہیں
مورخہ 20 مئی 2000ء سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے کی آخری تاریخ 18 مئی 2000ء ہے- طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز (صبح و شام) مزید معلومات بذریعہ فون 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک ربوہ آکر حاصل کی جاسکتی ہیں-

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61

جائیداد کی خریدوفروخت کا بااعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
ہٹ چوک کالج روڈ لاہور- فون 042-5151130
پروپرائٹر- ظہیر احمد باجوہ

FAISAL
TRADING CO.
DISTRIBUTORS:-
CHIPBOARD, COMML, FINELINE, VINBOARD, PLY, LAMINATION, MOULDING, HOUSE DOORS etc.
145 Ferozpur Road Lahore ☎ 7563101
Near Jamia Asharfia
Chief Executive:
FAISAL KHALIL KHAN